6666-کیا عورت مردوں کے اختلاط والی جگہ پر کام کرتی رہے؟

سوال

میں ایک مسلمان عورت ہوں میری عمر اکتیس برس ہے، میں نے اسلام کی اساسیات تو حاصل کی ہیں لیکن عموما یورپی اور مغربی طریقہ کے ساتھ میں نے ملک سے باہر یورپی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد انٹرنیشنل کمپنی میں ملازمت کی جو معروف طریقہ! Careerpath پر کام کرتی ہے.
میرے والدین بوڑھے ہو چکے ہیں، اور زندگی کے اسی طریقہ پر ابھارنے کے ساتھ میری تربیت ہوئی ہے، اس کے علاوہ میں اپنے خاندان کی کفالت کرتی ہوں کیونکہ وہ دونوں (میرے والد اور والدہ) اس وقت کام نہیں کرتے، اور میں اکیلی ایک یورپی ملک میں رہتی ہوں، جس میں نہ تو عرب ہیں اور نہ ہی مسلمان.
اس لیے کہ میری پرورش اسلامی ہوئی ہے، میں اپنے ارد گرد معاشرے میں بالکل الگ تھلگ رہتی ہوں، لہذا میں نہ تو فنکشنوں میں شریک ہونے کی رغبت رکھتی ہوں، اور نہ ہی کلبوں میں جانے کی، اور نہ ہی مردوں کے ساتھ میٹنگوں میں جانے کی.... الخ
میرے سامنے دو راستے ہیں: یا تو میں اپنے گھر واپس آجاؤں اور اپنے والدین کے سایہ شفقت میں زندگی بسر کروں، اور کوئی بھی کام تلاش کروں جو مجھے مشغول رکھے، اور اگر میرے نصیب میں ہو تو کوئی شخص بھی مل جائے اور میں شادی کر لوں، اس کا معنی یہ ہوا کہ کچھ محدود مدت تک میری آمدنی میں کمی ہو جائے گی اور مجھے اس کی قربانی دینا ہوگی، جو میرے خاندان اور گھر والوں پر منفی اثرات مرتب کرے گی، اور اس کے ساتھ ساتھ میں جس کمپنی میں ملازمت کر رہی ہوں وہاں سے اپنے عہدہ کی بھی قربانی دینا ہوگی.
یا پھر دوسرا راستہ اور اختیار یہ ہے کہ:
ملازمت جاری رکھوں اور اس امید پر زندگی بسر کرتی رہوں کہ ایک نہ ایک دن مجھے ایسا مسلمان شخص ملے گا جو اسلامی زندگی بسر کرنے میں میری مدد و معاونت کرے گا.
اس موضوع کے متعلق اسلام کی رائے کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

1-سوال کرنے والی بہن کی جانب سے تجویز کردہ دونوں اختیار اور راستے ایسے ہیں جو صحیح اور غلط، اور حرام اور حلال کے مابین گھومتے ہیں.

اس لیے ہمارے لیے ممکن نہیں کہ ہم سوال کرنے والی بہن یہی مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنا راس المال (یعنی اصل مال) جو کہ اس کا دین اور عفت و عصمت ہے کی حفاظت کرے، اور اپنے گھر والوں کے درمیان زندگی بسر کر کے اپنے آپ کی حفاظت کرے، تو اس طرح وہ ان لوگوں کے درمیان ہوگی جو اس کی حفاظت اور بچاؤ کرنے والے ہیں.

امید ہے کہ اللہ تعالی اس کے لیے کوئی شرعی کام اور صالح اور نیک خاوند میسر اور مہیا کر دے، اور ہم اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ساتھ خوشخبری دیتے ہیں کہ اسی میں بہتری ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کے عوض میں اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب "حجاب المراۃ المسلمۃ" صفحہ نمبر (49) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2– کتنے ہی ایسے بھائی اور بہنیں ہیں جو ایسے اعمال کرتے اور ان معاشروں اور ماحول میں بستے تھے اور وہاں کمائی بھی کرتے تھے، لیکن جیسے ہی انہیں علم ہوا کہ اس میں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے تو انہوں نے یہ سب کچھ ترک کر دیا، حتی کہ اللہ تعالی نے ان پر روزی کے بہت سے دروازے کھول دیے، اور انہیں وسیع رزق عطا فرمایا، اور ان کے دلوں میں اس سے بھی اچھی اور احسن راہنمائی کی جس پر وہ تھے.

ہم سوال کرنے والی بہن کو اس کے والدین کے متعلق یہ نصیحت کرنا چاہتے ہیں کہ اس کا اپنے والدین کے ساتھ رہنا، اور ان کی دیکھ بھال کرنا ان سے جدائی اور فراق اختیار کرنے سے بہت زیادہ بہتر ہے، اور اسے ان غیر شرعی کاموں کا اہتمام نہیں کرنا چاہیے جو اس کے والدین اس سے چاہتے ہیں، کیونکہ عام لوگوں کو دنیا کی حرص ہوتی ہے، لکن ان کے دلوں میں وہ شرعی مانع نہیں آتے جو ان کی بیٹیوں اور اولاد کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہیں.

3– دین کے بدلے اس فانی دنیا کو حاصل کرنے کوشش کرنا صحیح نہیں، نہ تو ہم اسے اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے لیے چاہتے ہیں، اور نہ ہی سوال کرنے والی بہن کے لیے.

4– آپ یہ نہ سوچیں کہ جس کمپنی میں آپ ملازمت کر رہی ہے وہ انٹرنیشنل کمپنی ہے، اور اس میں تنخواہ اور معاشی زندگی بہت بہتر اور اچھی ہے، کیونکہ اگر یہ اللہ تعالی کی ناراضگی میں ہو تو ان اشیاء کی کوئی قدر و قیمت نہیں، صرف آپ کے لیے یہی کافی ہے کہ آپ کے ساتھ اجنبی مرد کام کرتے ہیں، چہ جائیکہ ایسا ملک جس میں مسلمان نہیں بستے، پھر ہو سکتا ہے آپ کفار کے ملک میں سفر بھی غیر محرم کے کرتی ہوں، اور ان کفار کے مابین رہتی ہوں، اور گھر میں اکیلی رہائش رکھتی ہوں، جس میں دین اور نفس اور عزت کے لیے خطرہ ہے، جو کسی بھی عقل مند کے لیے مخفی نہیں.

نصوص شرعیہ عورتوں اور مردوں کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، اور اسی طرح بغیر محرم کے سفر کرنا بھی حرام ہے، اور کفار کے درمیان رہائش رکھنا بھی جائز نہیں.

5– اور آپ نے جو علیحدگی کا ذکر کیا ہے کہ آپ ان سب سے الگ تھلگ رہتی ہیں، ہو سکتا ہے دھوکہ دینے والی اشیاء کی کثرت، اور کسی معاون اور نصیحت کرنے والے کے نہ ہونے کی بنا پر یہ علیحدگی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکے.

کیونکہ شر اور برائی کی راہ ایک قدم سے شروع ہوتی ہے، اور جب انسان اس میں ایک قدم رکھ کر چلنا شروع کر دے تو پھر اس کے اپنے آپ اور آخرت کے متعلق سوچنا مشکل ہو جاتا ہے.

آپ پر اللہ تعالی کا فضل اور احسان ہے کہ آپ نصیحت اور شرعی حکم معلوم کرنا چاہتی ہیں، لھذا آپ دنیا پر افسوس نہ کریں، قناعت کرنے والے شخص کو قلیل چیز بھی کافی ہوتی ہے، لیکن طمع اور لالچ ہی ایک ایسی بیماری ہے جو ہلاک کر ڈالتی ہے، اور پھر سوچ و بچار کے لیے عقل بھی باقی نہیں رہتی، اور نہ ہی سوال کرنے میں ورع باقی بچتا ہے.

6– شرعی کام تلاش کرنے میں آپ کے لیے کوئی مانع نہیں، اور خاص کر بعض کمپنیاں تو ایسی ہی جو لوگوں کو گھر بیٹھے ہی ملازمت اور کام دیتی ہیں، کہ وہ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی کام کرتے رہیں، اور مسلمان عورتوں کے لیے یہ ایک شرعی بدل ہو سکتا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو نفع مند کام دے، اور آپ کے دین کی حفاظت فرمائے، وہ اسے کرنے والا اور اس پر قادر ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.